اَلْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ:

مَنَاقِبُ الْحَسَنَيْنِ علیهما السلام

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کے مناقب﴾

١. فَصْلٌ فِي تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمَا وَأَذَانِهِ فِي أُذُنِهِمَا وَعَقِيْقَتِهِ عَنْهُمَا علیهما السلام

﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کا نام رکھنے، ان کے کانوں میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان﴾

١/٦٢٣. عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَ أَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابورافع رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہونے پر ان کے کانوں میں نماز والی اذان دی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

:١ أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الأضاحی، باب: الأذان فی أذن المولود، ٤/٩٧، الرقم: ١٥١٤، وأبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی الصبي يولد فيؤذن في أذنه، ٤/٣٢٨، الرقم: ٥١٠٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٣٩١۔

٢/٦٢٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ كَبْشًا. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے بطور عقیقہ میں ایک ایک دنبہ ذبح کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣/٦٢٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَقَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقے میں دو دو دنبے ذبح کئے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤/٦٢٦. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا وُلِدَ حَسَنٌ سَمَّاهُ حَمْزَةَ، فَلَمَّا وُلِدَ حُسِيْنٌ سَمَّاهُ بِاسْمِ عَمِّهِ جَعْفَرًا قَالَ: فَدَعَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُغَيِّرَ اسْمَ هَذَيْنِ فَقُلْتُ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ،

٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الضحايا، باب: في العقيقة، ١٠٧/٣، الرقم: ٢٨٤١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٠٢/٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٣١٦/١١، الرقم: ١١٨٥٦۔

٣: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: العقيقة، باب: كم يعق عن الجارية، ١٦٥/٧، الرقم: ٤٢١٩، و في السنن الكبرى، ٧٦/٣، الرقم: ٤٥٤٥۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٥٩/١، وأبو يعلى في المسند، ٣٨٤:١، الرقم: ٤٩٨، والحاكم في المستدرك، ٣٠٨/٤، الرقم: ٧٧٣٤۔

فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَ حُسَيْنًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْيَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسن پیدا ہوئے تو انہوں نے ان کا نام حمزہ رکھا اور جب حضرت حسین پیدا ہوئے تو ان کا نام ان کے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا کر فرمایا: مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے نام حسن و حسین رکھے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابویعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۵/۶۲۷. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَقَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وَلَدَتِ الْحُسَيْنَ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ، ثُمَّ لَمَّا وَلَدَتِ الثَّالِثَ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِاسْمِ وَلَدِ هَارُوْنَ شَبَّرٍ وَ شَبِّيْرٍ وَ مُشَبِّرٍ.

۵: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ۱/۱۱۸، الرقم: ۹۳۵، والحاكم فى المستدرك، ۳/۱۸۰، الرقم: ۴۷۷۳، وابن حبان فى الصحيح، ۱۵/۴۱۰، الرقم: ۶۹۸۵، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۳/۹۶، الرقم: ۲۷۷۳، ۲۷۷۴۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حضرت حسن کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حضرت حسین کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسین ہے پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔''

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٦/٦٢٨. عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَمَّاهُ حَسَنًا فَلَمَّا وَلَدَتْ حُسَيْنًا جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا تَعْنِي حُسَيْنًا فَشَقَّ لَهُ مِنِ اسْمِهِ فَسَمَّاهُ حُسَيْنًا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حسن بن علی علیہما السلام کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائیں، لہٰذا

٦: أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ٤/ ٣٣٥، الرقم: ٧٩٨١۔

آپ ﷺ نے ان کا نام حسن رکھا اور جب حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لا کر عرض کیا: یا رسول یہ (حسین) اس (حسن) سے زیادہ خوبصورت ہے لہٰذا آپ ﷺ نے اس کے نام سے اخذ کرکے اُس کا نام حسین رکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

٢. فَصْلٌ فِي أَنَّهُمَا عليهما السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَخَيْرُ النَّاسِ نَسَبًا

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کا اہل بیت میں سے ہونے اور نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان﴾

٦٢٩/٧. عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما وَ سَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ، قَالَ شُعْبَةُ: أَحْسِبُهُ بِقَتْلِ الذُّبَابِ، فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَ قَدْ قَتَلُوْا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابن ابونعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں احرام باندھنے والے کا مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نواسے (امام حسین رضی اللہ عنہ) کو شہید کر دیا تھا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) ہی تو میرے گلشنِ دُنیا کے دو پھول ہیں۔''

٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب الحسن والحسين، ١٣٧١/٣، الرقم: ٣٥٤٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٨٥/٢، الرقم: ٥٥٦٨، وابن حبان فی الصحيح، ٤٢٥/١٥، الرقم: ٦٩٦٩، والطيالسی فی المسند، ٢٦٠/١، الرقم: ١٩٢٧۔

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨/٦٣٠. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما **عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ** رضي الله عنهما: **انْظُرُوْا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَ قَدْ قَتَلُوْا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ** ﷺ، **وَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **يَقُوْلُ: إِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَيَ مِنَ الدُّنْيَا.** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن ابی نعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بیٹے (حسین) کو شہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو پھول ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٩/٦٣١. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها:

٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسين، ٥/٦٥٧، الرقم: ٣٧٧٠، والنسائی فی السنن الکبری، ٥/٥٠، الرقم: ٨٥٣٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٩٣، الرقم: ٥٦٧٥۔

٩: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل —

خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً. وَ عَلَيهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ، فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاوں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت حسین ﷛ آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں، آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦٣٢/ ١٠. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷛ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ

.... بيت النبی ﷺ، ٤/ ١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٤، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٣٧٠، الرقم: ٣٦١٠٢، والحاکم فی المستدرك، ٣/ ١٥٩، الرقم: ٤٧٠٥۔

١٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبی طالب، ٤/ ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، ـــ

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ: ’’آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔‘‘ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۶۳۳. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَ عَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَ أَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَ أَنْتِ عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

.... كتاب: تفسير القرآن، باب: و من سورة آل عمران، ۵/۲۲۵، الرقم: ۲۹۹۹ و أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۱۸۵، الرقم: ۱۶۰۸، و الحاكم فی المستدرك، ۳/۱۶۳، الرقم: ۴۷۱۹۔

۱۱: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: و من سورة الأحزاب، ۵/۳۵۱، الرقم: ۳۲۰۵، و في كتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۶۹۹، الرقم: ۳۸۷۱۔

’’حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ ﷜ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت: ’’اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ﷜ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٢/٦٣٤. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَمَعَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا ثُمَّ أَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو جمع فرما کر ان کو اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٣/٦٣٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷜ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ بَنِي أُنْثَى. فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا عُصْبَتُهُمْ، وَ أَنَا أَبُوْهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٥٣، الرقم: ٢٦٦٣، ٢٣/٣٠٨، الرقم: ٦٩٦، و أبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢:٢٦٦۔

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٤، الرقم: ٢٦٣١۔

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۶۳۶. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا خَلَا سَبَبِي وَ نَسَبِي وَ كُلُّ وَلَدِ أَبٍ فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا أَبُوْهُمْ وَ عُصْبَتُهُمْ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن میرے حسب ونسب کے سواء ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔ ہر بیٹے کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام عبدالرزاق، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۶۳۷. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَيُّهَا النَّاس، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ جَدًّا وَ جَدَّةً؟ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ

۱۴: أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ۶/۱۶۴، الرقم: ۱۰۳۵۴، والبیهقی فی السنن الکبری، ۷/۶۴، الرقم: ۱۳۱۷۲، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۶/۳۵۷، الرقم: ۶۶۰۹، و فی المعجم الکبیر، ۳/۴۴، الرقم: ۲۶۳۳۔

۱۵: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۳/۶۶، الرقم: ۲۶۸۲، و فی المعجم الأوسط، ۶:۲۹۸، الرقم: ۶۴۶۲۔

النَّاسِ عَمًّا وَ عَمَّةً؟ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ خَالًا وَ خَالَةً؟ أَلا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ أَبًا وَ أُمًّا؟ هُمَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ، جَدُّهُمَا رَسُوْلُ اللهِ وَ جَدَّتُهُمَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلَدٍ، وَ أُمُّهُمَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ، وَ أَبُوْهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ، وَ عَمَّتُهُمَا أُمُّ هَانِي بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ وَ خَالُهُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ وَ خَالَاتُهُمَا زَيْنَبُ وَ رُقَيَّةُ وَ أُمُّ كَلْثُوْمَ بِنَاتُ رَسُوْلِ اللهِ، جَدُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَبُوْهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ أُمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ عَمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ عَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ خَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ هُمَا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے نہ بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ رسول اللہ کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ ان کے نانا، والد، والدہ، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ (سب) جنت میں ہوں گے اور وہ دونوں (حسنین کریمین) بھی

جنت میں ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے میں روایت کیا ہے۔

۱۶/۶۳۸. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ علیهما السلام يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ فِي حِجْرِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَكَيْفَ لَا أُحِبُّهُمَا وَهُمَا رَيْحَانَتَيَ مِنَ الدُّنْيَا أَشُمُّهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ایوب انصاری رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی الله علیه وآله وسلم کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ صلی الله علیه وآله وسلم ان سے محبت کرتے ہیں؟ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں۔ حالانکہ میرے گلشنِ دُنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو سونگھتا رہتا ہوں (اور اُنہی پھولوں کی خوشبو سے کیف و سرور پاتا ہوں)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے میں بیان کیا ہے۔

۱۷/۶۳۹. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه: أَنَّ وَفْدَ نَجْرَانَ أَتَوُا النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم فَقَالُوْا: مَا تَقُوْلُ فِي عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ؟ فَقَالَ: هُوَ رُوْحُ اللهِ وَ كَلِمَتُهُ وَ عَبْدُ اللهِ وَ رَسُوْلُهُ قَالُوْا لَهُ: هَلْ لَكَ أَنْ نُلَاعِنَكَ؟ إِنَّهُ لَيْسَ كَذَلِكَ قَالَ: وَ ذَاكَ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَإِذَا شِئْتُمْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم وَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ فَقَالَ رَئِيْسُهُمْ: لَا تُلَاعِنُوْا هَذَا الرَّجُلَ. فَوَاللهِ، لَئِنْ لَا عَنْتُمُوْهُ لَيَخْسِفَنَّ أَحَدُ صَلِيْتُ فَجَاءُوْا فَقَالُوْا: يَا أَبَا

۱۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴/۱۵۵، الرقم: ۳۹۹۰۔

۱۷: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/۶۴۹، الرقم: ۴۱۵۷۔

الْقَاسِمِ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يُّلاَعِنَکَ سُفَهَاؤُنَا، وَ إِنَّا نُحِبُّ أَنْ تَعْفِيَنَا قَالَ: قَدْ أَعْفَيْتُکُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَذَابَ قَدْ أَظَلَّ نَجْرَانَ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، اللہ کے بندے اوراس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ مباہلہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نہ تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے تمہاری مرضی پھر آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن و حسین علیہما السلام کو ساتھ لے جانے کے لئے جمع کیا۔ ان کے ایک سردار نے ان سے کہا کہ اس آدمی سے مباہلہ مت کرو۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارا کوئی بھی مضبوط سے مضبوط آدمی بھی نہیں بچے گا۔ پھر وہ عیسائی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابو القاسم! ہمارے کچھ بیوقوف لوگوں نے آپ سے مباہلہ کا ارادہ کیا تھا ہم آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ آپ ہمیں معاف کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے انہیں معاف کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عذاب نے نجران کو گھیر لیا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣. فَصْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِمَا حُبَّ النَّبِيِّ وَبُغْضِهِمَا بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حسنین کریمین علیهما السلام سے محبت حضور ﷺ سے محبت اور ان سے بغض حضور ﷺ سے بغض ہونے کا بیان﴾

٦٤٠/١٨. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَ أَحَبَّ هَذَيْنِ وَ أَبَاهُمَا وَ أُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی ٹھکانہ پر ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ

١٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على بن أبى طالب، ٦٤١/٥، الرقم: ٣٧٣٣، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٧٧/١، الرقم: ٥٧٦، و فى فضائل الصحابة، ٦٩٣/٢، الرقم: ١١٨٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٥٠/٣، الرقم: ٢٦٥٤۔

یہ حدیث حسن ہے۔

١٩/٦٤١. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ﷺ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن ارقم ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا: جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہو گی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہو گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح

١٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد، ٥/٦٩٩، الرقم: ٣٨٧٠، و ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فی فضل الحسن والحسين،١/٥٢، الرقم: ١٤٥، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/٤٣٤، الرقم: ٦٩٧٧، و أبن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٣٧٨، الرقم: ٣٢١٨١، والحاکم فی المستدرك، ٣/١٦١، الرقم: ٤٧١٤، أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٤٤٢۔

کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٦٤٢/٢٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی اور جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٤٣/٢١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٢٠: أخرجه ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين، ١/٥١، الرقم: ١٤٣، والنسائی فی السنن الكبری، ٥/٤٩، الرقم: ٨١٦٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٢٨٨، الرقم: ٧٨٦٣، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥/١٠٢، الرقم: ٤٧٩٥۔

٢١: أخرجه النسائی فی السنن الكبری، ٥/٥٠، الرقم: ٨١٧٠، وفی فضائل الصحابة، ١/٢٠، الرقم: ٦٧، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢/٤٨، الرقم: ٨٨٧، والبزار فی المسند، ٥/٢٢٦، الرقم: ١٨٣٤۔

٤. فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عليهما السلام عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی بارگاہ میں حسنین کریمین کا مقام و مرتبہ﴾

٢٢/٦٤٤. عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٣/٦٤٥. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَ هُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ عليهما السلام عَلَى وِرْكَيْهِ فَقَالَ: هَذَانِ ابْنَايَ وَ أَبْنَاءُ ابْنَتِي. اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَ أَحِبَّ

٢٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسين، ٥/٦٦١، الرقم: ٣٧٨٢۔

٢٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسين والحسين، ٥/٦٥٦، الرقم: ٣٧٦٩، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٢٣، الرقم: ٦٩٦٧، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٣/٣٩، الرقم: ٢٦١٨۔

مَنْ يُّحِبُّهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت اسامہ بن زید رضی اﷲ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں ایک رات کسی کام کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کسی چیز کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا: یا رسول اﷲ! آپ نے کیا چیز چمٹا رکھی ہے؟ آپ ﷺ نے کپڑا اٹھایا تو وہ حسن اور حسین تھے۔ فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں۔ اے اﷲ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦٤٦/٢٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ أَهْلِ بَيْتِکَ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ. وَ کَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي إِبْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَ يَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: آپ کو اہل بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین اور آپ ﷺ حضرت فاطمہ سے کہا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ﷺ انہیں چومتے اور انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسين، ٥/٦٥٧، الرقم: ٣٧٧٢، وأبويعلی فی المسند، ٧/٢٧٤، الرقم: ٤٢٩٤۔

٦٤٧/٢٥. عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهما السلام، عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَ يَعْثِرَانِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَ وَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللهُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ فَنَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَ يَعْثِرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيْثِي وَ رَفَعْتُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ (کم عمر ہونے کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انہیں دیکھ کر) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان کتنا سچ ہے: ’’بیشک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں۔‘‘ میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسین، ٦٥٨/٥، الرقم: ٣٧٧٤، والنسائی فی السنن، کتاب: صلاة العیدین، باب: نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، ١٩٢/٣، الرقم: ١٥٨٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣٤٥/٥، وابن حبان فی الصحیح، ٤٠٣/١٣، الرقم: ٦٠٣٩، والبیهقی فی السنن الکبری، ٢١٨/٣، الرقم: ٥٦١٠۔

۲۶/۶۴۸. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي إِحْدَى صَلَوَاتِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى، فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَي صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا. قَالَ أَبِي: فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَ إِذَا الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ اِلَى سُجُوْدِي، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ، قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَي صَلَاتِکَ سَجْدَةً أَطَلْتَهَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْکَ. قَالَ: ذٰلِکَ لَمْ يَکُنْ وَلٰکِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَکَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے تشریف لا کر اُنہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور ﷺ نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا: میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما چکے تو لوگوں

۲۶: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: التطبيق، باب: هل يجوز أن تکون سجدة أطول من سجدة، ۲/ ۲۲۹، الرقم: ۱۱۴۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۴۹۳، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۶/ ۳۸۰، الرقم: ۳۲۱۹۱، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۷/ ۲۷۰، الرقم: ۷۱۰۷۔

نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! آپ نے نماز میں اتنا سجدہ طویل کیا۔ یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امرِ اِلٰہی واقع ہو گیا ہے یا آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اُٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٤٩/٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ مَعَهُ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَ هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً وَ يَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رُسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ تُحِبُّهُمَا فَقَالَ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَ مَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ایک کندھے پر امام حسن علیہ السلام اور دوسرے کندھے پر امام حسین علیہ السلام سوار تھے۔ آپ ﷺ دونوں کو باری باری چوم رہے تھے یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس آ کر رک گئے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان سے محبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٠، الرقم: ٩٦٧١، و الحاکم في المستدرك، ٣/١٨٢، الرقم: ٤٧٧٧۔

٦٥٠/٢٨. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رضی الله عنه: أَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا أَقْبَلَا يَمْشِيَانِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم، فَلَمَّا جَاءَ أَحَدُهُمَا جَعَلَ يَدَهُ فِي عُنُقِهِ، ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَعَلَ يَدَهُ الْأُخْرَى فِي عُنُقِهِ، فَقَبَّلَ هَذَا ثُمَّ قَبَّلَ هَذَا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنین کریمین علیہما السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چل کر آئے، پس ان میں سے جب ایک پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔‘‘ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٥١/٢٩. عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم سَمِعَ بُكَاءَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَقَامَ فَزِعًا، فَقَالَ: إِنَّ الْوَلَدَ لَفِتْنَةٌ لَقَدْ قُمْتُ إِلَيْهِمَا وَ مَا أَعْقِلُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین علیہما السلام کے رونے کی آواز سنی تو پریشان ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: بے شک اولاد آزمائش ہے، میں ان کے لئے بغیر غور کئے کھڑا ہو گیا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٨: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٣/٣٢، الرقم: ٢٥٨٧، ٢٢/٢٧٤، الرقم: ٧٠٣۔

٢٩: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٣٧٩، الرقم: ٣٢١٨٦۔

۶۵۲/ ۳۰. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زَيَّادٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ رضی الله عنها فَمَرَّ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعَ حُسَيْنًا يَبْكِي، فَقَالَ: أَ لَمْ تَعْلَمِي أَنَّ بُكَاءَهُ يُؤْذِيْنِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت یزید بن ابو زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو حضرت حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۵۳/ ۳۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه فَقَالَ: أَشْهَدُ لَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم صَوْتَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، وَ هُمَا يَبْكِيَانِ وَ هُمَا مَعَ أُمِّهِمَا، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَتَاهُمَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَهَا: مَا شَأْنُ ابْنَيَّ؟ فَقَالَتْ: الْعَطْشُ قَالَ: فَأَخْلَفَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم إِلَى شَنَّةٍ يَبْتَغِي فِيْهَا مَاءً. وَ كَانَ الْمَاءُ يَوْمَئِذٍ أَغْدَارًا، وَالنَّاسُ يُرِيْدُوْنَ الْمَاءَ. فَنَادَى: هَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَهُ مَاءٌ؟ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا أَخْلَفَ بِيَدِهِ اِلَى كَلَابِهِ يَبْتَغِي الْمَاءَ فِي شَنَّةٍ، فَلَمْ يَجِدْ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَطْرَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: نَاوِلِيْنِي أَحَدَهُمَا، فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ مِنْ تَحْتِ الْخِدْرِ، فَأَخَذَهُ فَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ وَ هُوَ يَطْغُوْ مَا يَسْكُتُ، فَأَدْلَعَ لَهُ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يَمُصُّهُ حَتَّى هَدَأَ أَوْ سَكَنَ، فَلَمْ أَسْمَعْ لَهُ بُكَاءً، وَ الْآخَرُ

۳۰: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۳/ ۱۱۶، الرقم: ۲۸۴۷۔

۳۱: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۳/ ۵۰، الرقم: ۲۶۵۶۔

يَبْكِي كَمَا هُوَ مَا يَسْكُتُ فَقَالَ: نَاوِلِينِي الْآخَرَ، فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ فَفَعَلَ بِهِ كَذٰلِكَ، فَسَكَتَا فَمَا سُمِعَ لَهُمَا صَوْتٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کی آواز سنی دونوں رو رہے تھے اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس تیزی سے پہنچے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی: کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاووں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان کو قطرہ تک نہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو انہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے پکڑایا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتی کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا بھی اُسی طرح (مسلسل رو رہا تھا) پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوسرا بھی مجھے دے دو تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے کو بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈالی) سو وہ دونوں ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔''

اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٦٥٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ فَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عليهما السلام، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْقَ بِأَبِيْکَ أَنْتَ عَيْنَ بُقَّةٍ. وَ أَخَذَ بِإِصْبَعَيْهِ فَرَقِيَ عَلَى عَاتِقِهِ. ثُمَّ خَرَجَ الْآخَرُ الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ مُرْتَفِعَةً إِحْدَى عَيْنَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَرْحَبًا بِکَ ارْقَ بِأَبِيْکَ أَنْتَ عَيْنَ الْبُقَّةِ وَ أَخَذَ بِإِصْبَعَيْهِ فَاسْتَوَى عَلَى عَاتِقِهِ الْآخَرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمۃ الزہراء کو سلام کیا۔ اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف تکتا ہوا باہر آ گیا تو اسے بھی فرمایا: خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٣/٦٥٥. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

٣٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٩، الرقم: ٢٦٥٢۔

٣٣: أخرجه البزار في المسند، ٣/٢٨٧، الرقم: ١٠٧٩۔

أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَ مَالِيَ لَا أُحِبُّهُمَا وَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و سلم! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

۶۵۶/۳۴. عَنْ فَاطِمَةَ سلام اللہ علیہا قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَتَاهَا يَوْمًا فَقَالَ: أَيْنَ ابْنَايَ؟ فَقَالَتْ: ذَهَبَ بِهِمَا عَلِيٌّ فَتَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَوَجَدَهُمَا يَلْعَبَانِ فِي مَشْرَبَةٍ وَ بَيْنَ أَيْدِهِمَا فَضْلٌ مِنْ تَمَرٍ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ أَلَا تُقَلِّبُ ابْنَيَّ قَبْلَ الْحَرِّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو ساتھ لے گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی تلاش میں متوجہ ہوئے تو انہیں پانی پینے کی جگہ پر کھیلتے ہوئے پایا اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں بچی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! خیال رکھنا میرے بیٹوں کو گرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۴: أخرجه الحاکم فی المستدرك، ۳/ ۱۸۰، الرقم: ۴۷۷۴۔

٥. فَصْلٌ فِيمَنْ أَحَبَّهُمَا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ

﴿اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین علیہما السلام سے محبت رکھنے والوں کو جنت اور ان سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان﴾

۳۵/۶۵۷. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ، مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ أَبْغَضَهُمَا أَبْغَضَنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَنِي أَبْغَضَهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللهُ أَدْخَلَهُ النَّارَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین میرے بیٹے ہیں جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی اور جس سے اللہ نے محبت کی اللہ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس پر اللہ کا غضب ہوا اور جس پر اللہ کا غضب ہوا اللہ نے اُسے آگ میں داخل کر دیا۔''

۳۵: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ۳/۱۸۱، الرقم: ۴۷۷۶۔

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶/۶۵۸. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحْبَبْتُهُ، وَمَنْ أَحْبَبْتُهُ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ أَدْخَلَهُ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت کی، اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۶۵۹. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ: مَنْ أَبْغَضَهُمَا أَوْ بَغَى عَلَيْهِمَا أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضْتُهُ أَبْغَضَهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللهُ أَدْخَلَهُ عَذَابَ جَهَنَّمَ وَلَهُ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہو گیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانہ ہوگا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۶۶۰. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ

۳۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۵۰، الرقم: ۲۶۵۵۔

۳۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۵۰، الرقم: ۲۶۵۵۔

۳۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۴۱، الرقم: ۲۶۲۳۔

وَحُسَيْنٌ مُجْتَمِعُوْنَ، وَ مَنْ أَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَ نَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقُ بَيْنَ الْعِبَادِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں، فاطمہ، حسن، حسین اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے، ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا تاآنکہ لوگ (حساب و کتاب کے بعد) جدا جدا کر دیئے جائیں گے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦. فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا علیہما السلام فِي الْجَنَّةِ

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کا جنت میں مقام﴾

٦٦١/٣٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ زَادَ: وَ أَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور یہ اضافہ کیا ہے کہ اُن کے والد ان سے بہتر ہیں۔

٦٦٢/٤٠. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ

٣٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسین، ٥/٦٥٦، الرقم: ٣٧٦٨، و ابن ماجة فی السنن، باب: فضائل أصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، فضل علی بن أبی طالب، ١/٤٤، الرقم: ١١٨، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/٥٠، الرقم: ٨١٦٩، وابن حبان فی الصحیح، ١٥/٤١٢، الرقم: ٦٩٥٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٣، الرقم: ١١٠١٢، وابن أبی شیبة فی المصنف، ٦/٣٧٨، الرقم: ٣٢١٧٦۔

٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٦٢٤، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ١/٣١٩، الرقم: ٩٥٠۔

اللهِ ﷺ حَسَدَ النَّاسِ إِيَّايَ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: أَنَا وَ أَنْتَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤١/٦٦٣. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے پیچھے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس کی حدیث اسناد صحیح ہیں۔

٤٢/٦٦٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ

٤١: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/١٦٤، الرقم: ٤٧٢٣۔

٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٠١، الرقم: ٧٩٢، والحاكم فى المستدرك، ٣/١٤٧، الرقم: ٤٦٦٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٢:٤٠٥، الرقم: ١٠١٦۔

عَلَى فَاطِمَةَ رضي الله عنها فَقَالَ: إِنِّي وَ إِيَّاكِ وَ هَذَا النَّائِمَ يَعْنِي: عَلِيًّا وَهُمَا يَعْنِي: الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ لَفِي مَكَانٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی علی وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) اور یہ دونوں یعنی حسن اور حسین علیہما السلام قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

٦٦٥/٤٣. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ شَنْفَا الْعَرْشِ وَ لَيْسَا بِمُعَلَّقَيْنِ، وَ إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا اسْتَقَرَّ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ، وَعَدْتَنِي أَنْ تُزَيِّنَنِي بِرُكْنَيْنِ مِنْ أَرْكَانِكَ قَالَ: أَوَلَمْ أُزَيِّنْكِ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ؟

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٣: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ١/١٠٨، الرقم: ٣٣٧

٦٦٦/٤٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارَنِي، فَأَسْتَأْذَنَ اللهَ عزوجل فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي: أَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٦٧/٤٥. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: فَخَرَتِ الْجَنَّةُ عَلَى النَّارِ فَقَالَتْ: أَنَا خَيْرٌ مِنْكِ، فَقَالَتِ النَّارُ: بَلْ أَنَا خَيْرٌ مِنْكِ، فَقَالَتْ لَهَا الْجَنَّةُ اسْتِفْهَامًا: وَ مِمَّهُ؟ قَالَتْ: لِأَنَّ فِيَّ الْجَبَابِرَةَ وَ نَمْرُوْدُ وَ فِرْعَوْنُ فَأَسْكَتَتْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهَا: لَا تَخْضَعِيْنَ، لَأُزَيِّنَنَّ رُكْنَيْكِ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَمَاسَتْ كَمَا تَمِيْسُ الْعُرُوْسُ فِي خِدْرِهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں، دوزخ نے کہا: میں تم سے بہتر ہوں۔ جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا: اس لئے کہ مجھ میں

٤٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٤٦، الرقم: ٨٥١٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٣٦، الرقم: ٢٦٠٤۔

٤٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٤٨، الرقم: ٧١٢٠۔

بڑے بڑے جابر حکمران فرعون اور نمرود ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا: تو عاجز و لاجواب نہ ہو، میں تیرے دوستوں کو حسن اور حسین کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرما گئی جیسے دلہن شرماتی ہے۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَ مَنَاقِبِهِمَا عليهما السلام

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

٦٦٨/٤٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ يَقُوْلُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَ إِسْحَاقَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حسن اور حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کے لئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔“ اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦٦٩/٤٧. عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نُجْبَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

٤٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يزفون النسلان في المشي ٣/١٢٣٣، الرقم: ٣١٩١، وأبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: في القرآن، ٤/٢٣٥، الرقم: ٤٧٣٧، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الطب، باب: ماعوذ به النبى ﷺ وما عوذ به، ٢/١١٦٤، الرقم: ٣٥٢٥۔

٤٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبى ﷺ، ٥/٦٦٢، الرقم: ٣٧٨٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/١٤٢، الرقم: ١٢٠٥، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ١/١٨٩، الرقم: ٢٤٤،—

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ أَوْ نُقَبَاءَ، وَ أُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ. قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا وَ ابْنَايَ و جَعْفَرٌ وَ حَمْزَةُ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ بِلَالٌ وَ سَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ وَ حُذَيْفَةُ وَ عَمَّارٌ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مسیّب بن نجبہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب یا نقیب عطا کئے گئے جبکہ مجھے چودہ نقیب عطا کئے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦٧٠/٤٨. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

--------- والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٦/٢١٥، الرقم: ٦٠٤٧۔

٤٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسین، ٥/٦٦٠، الرقم: ٣٧٧٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٩٩، الرقم: ٧٧٤، وابن حبان فی الصحیح، ١٥/٤٣٠، الرقم: ٦٩٧٤، والطیالسی فی المسند، ١/٩١، الرقم: ١٣٠۔

’’حضرت علی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن سینہ سے سر تک رسول اللہ ﷺ کی کامل شبیہ تھے اور حضرت حسین سینہ سے نیچے تک حضور ﷺ کی کامل شبیہ تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٧١/٤٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ أَوْ رُبَّمَا دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَقَلَّبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، قَالَ: وَ يَقُوْلُ: رَيْحَانَتَيَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے ہوتے: یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦٧٢/٥٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا أَرَادُوْا أَنْ يَمْنَعُوْهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوْهُمَا، فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

٤٩: أخرجه النسائی فی السنن الكبرى، ٥/٤٩، ١٥٠، الرقم: ٨١٦٧، ٨٥٢٩۔

٥٠: أخرجه النسائی فی السنن الكبرى، ٥/٥٠، الرقم: ٨١٧٠۔

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو حسنین کریمین علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو یعنی سوار ہونے دو، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦٧٣/٥١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ: أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عبدالمطلب کی اولاد اہلِ جنت کے سردار ہیں جن میں میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی شامل ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦٧٤/٥٢. عَنْ أَبِي الْمُعْدِلِ عَطِيَّةَ الطَّفَاوِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي يَوْمًا إِذْ قَالَ الْخَادِمُ: إِنَّ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ بِالسُّدَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ لِي: قُوْمِي فَتَنَحِّي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَالَتْ: قُمْتُ فَتَنَحَّيْتُ فِي الْبَيْتِ قَرِيْبًا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ مَعَهُمَا

٥١: أخرجه ابن ماجة فی السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢/١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٧، والحاكم فی المستدرك، ٣/٢٣٣، الرقم: ٤٩٤٠۔

٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٢٩٦، الرقم: ٢٦٥٨٢۔

الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ هُمَا صَبِيَّانِ صَغِيْرَانِ فَأَخَذَ الصَّبِيَّيْنِ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ فَقَبَّلَهُمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابومعدل عطیہ طفاوی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے ایک خادم نے عرض کیا: دروازے پر علی اور فاطمہ علیہما السلام آئے ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا: ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہوگئی، پس علی، فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٦٧٥/٥٣. عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رضی الله عنه قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَ هُوَ حَامِلُهُمَا عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نِعْمَتِ الْمَطِيَّةُ قَالَ: وَ نِعْمَ الرَّاكِبَانِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا خوب سواری ہے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوار بھی کیا خوب ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٦٧٦/٥٤. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَلَا

٥٣: أخرجه ابن أبي شيبه فى المصنف، ٦/٣٨٠، الرقم: ٣٢١٨٥.

٥٤: أخرجه البيهقي فى السنن الكبرى، ٧/٦٥، الرقم: ١٣١٧٨، ١٣١٧٩.

لَا يَحِلُّ هَذَا الْمَسْجِدُ لِجُنُبٍ وَ لَا لِحَائِضٍ إِلَّا لِرَسُوْلِ اللهِ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ أَلَا قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمُ الْأَسْمَاءَ أَنْ لَا تَضِلُّوا.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حائضہ کے لئے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ ﷺ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوۃ والسلام کے۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ کسی کے لئے مسجد نبوی میں حالت جنابت میں مسجد میں آنا جائز نہیں، آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔'' اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦٧٧/ ٥٥. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى وَجْهِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى كَعْبِهِ خَلْقًا وَ لَوْنًا فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسن بن علی کو دیکھ لے اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگت اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسین بن علی کو دیکھ لے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٥٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ٩٥، الرقم: ٢٧٦٨، ٢٧٥٩۔

٦٧٨/ ٥٦. عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم بِحَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ فَقَالَتْ: هَذَانِ ابْنَاکَ فَوَرِّثْهُمَا شَيْئًا فَقَالَ لَهَا: أَمَّا حَسَنٌ فَإِنَّ لَهُ ثِبَاتِي وَ سُؤْدَدِي، وَ أَمَّا حُسَيْنٌ فَإِنَّ لَهُ حُزَامَتِي وَجُوْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابورافع رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کے مرض وصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو آپ صلی الله علیه وآله وسلم کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض گزار ہوئیں کہ یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کچھ وراثت میں عطا فرمائیں۔ آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت و سخاوت کی وراثت۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٧٩/ ٥٧. عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: أَنَّهَا أَتَتْ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ أَبَاهَا رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فِي شَكْوَتِهِ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا فَقَالَتْ: تُوَرِّثُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، شَيْئًا فَقَالَ: أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَ سُؤْدَدِي، وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جُرْأَتِي وَجُوْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے بابا حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کے مرضِ وصال کے دوران حسن اور حسین کو آپ صلی الله علیه وآله وسلم کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: حسن میری ہیبت و سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت و سخاوت کا۔‘‘

٥٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٢٢٢۔

٥٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ٤٢٣، الرقم: ١٠٤١۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٨٠ / ٥٨. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیک وسلم، لَقَدْ ضَلَّ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ، قَالَ: وَ ذٰلِكَ رَادُ النَّهَارِ يَقُوْلُ ارْتِفَاعُ النَّهَارِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُوْمُوْا فَاطْلُبُوْا ابْنَيَّ. قَالَ: وَ أَخَذَ كُلُّ رَجُلٍ تُجَاهَ وَجْهِهِ، وَ أَخَذْتُ نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى أَتٰى سَفْحَ جَبَلٍ وَ إِذَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ مُلْتَزِقٌ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، وَ إِذَا شُجَاعٌ قَائِمٌ عَلٰى ذَنَبِهِ يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شِبْهُ النَّارِ، فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَالْتَفَتَ مُخَاطِبًا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ انْسَابَ فَدَخَلَ بَعْضَ الْأَحْجِرَةِ، ثُمَّ أَتَاهُمَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ مَسَحَ وَجْهَهُمَا وَ قَالَ: بِأَبِي وَ أُمِّي أَنْتُمَا مَا أَكْرَمَكُمَا عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ حضرت ام ایمن آپ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل پڑا، آپ ﷺ مسلسل چلتے رہے حتی کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ ﷺ اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں

٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ٦٥، الرقم: ٢٦٧٧۔

میں چھپ گیا پھر آپ ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٨١/٥٩. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعَةٍ، وَ عَلَى ظَهْرِهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عليهما السلام، وَ هُوَ يَقُوْلُ: نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا، وَ نِعْمَ الْعِدْلَانِ أَنْتُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ چار ٹانگوں (گھٹنوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر حسنین کریمین علیہما السلام سوار تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ کیا خوب ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔‘‘

اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٨٢/٦٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما رَفَعَهُ: أَنَا شَجَرَةٌ، وَ فَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرَتُهَا، وَالْمُحِبُّوْنَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا، مِنَ الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٥٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٥٢، الرقم: ٦٦١۔

٦٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٥٢، الرقم: ١٣٥۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ:

مَنَاقِبُ الإِمَامِ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيِّ عليه السلام

﴿امام محمد مہدی عليه السلام کے مناقب﴾

١. فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ عليه السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا اہلِ بیت اَطہار میں سے ہونے کا بیان﴾

١/٦٨٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ أَبُوعِيْسَي: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد ہوگا)۔‘‘

اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢/٦٨٤. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ماجاء في المهدي، ٤/٥٠٥، الرقم: ٢٢٣٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٧٦، الرقم: ٣٥٧١، والبزار فی المسند، ٥/٢٠٤، الرقم: ١٨٠٣، و الحاکم فی المستدرک، ٤/٤٨٨، الرقم: ٨٣٦٤۔

٢: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: المهدي، ٤/١٠٧، الرقم: ٤٢٨٤، وابن ماجة فی السنن، کتاب: الفتن، باب: خروج المهدی، ٢/١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٦، و الديلمي فی مسند الفردوس، ٤/٢٢٣، الرقم: ٦٦٧٠۔

''ام المؤمنين حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔''

اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٦٨٥/٣. عَنْ أَبِي إِسْحَاقٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَ نَظَرَ إِلَی ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّی بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ ﷺ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَ لَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام رکھا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا اور اس کا نام تمہارے نبی کے نام کے موافق رکھا جائے گا اور سیرت میں بھی آپ ﷺ سے مشابہ ہوگا۔ مگر صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیان فرمایا کہ وہ ایسا شخص ہوگا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔''

اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٦٨٦/٤. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللهُ فِي لَيْلَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

٣: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: المهدی، ٤/١٠٨، الرقم: ٤٢٩٠۔

٤: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدی، ٢/١٣٦٧، الرقم: ٤٠٨٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٨٤، الرقم: ٦٤٥، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ٧/٥١٣، الرقم: ٣٧٦٤٤، و البزار في المسند، ٢/٢٤٣، الرقم: ٦٤٤۔

’’حضرت علی ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی ہم میں سے ہو گا۔ یعنی اہل بیت میں سے، اللہ تعالیٰ اسے ایک رات میں (خلافت و مہدیت کی) صلاحیت عطا فرما دے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥/٦٨٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَ حَمْزَةُ وَ عَلِيٌّ وَ جَعْفَرٌ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود فرماتے سنا ہے کہ ہم حضرت عبدالمطلب کی اولادِ اہلِ جنت کے سردار ہوں گے۔ یعنی میں حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی علیہم السلام۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢/١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٧.

٢. فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ ظُهُوْرِ الْمَهْدِيِّ عليه السلام

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات کا بیان﴾

٦٨٨/٦. عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما فَقَالَ: يُوْشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ قَفِيْزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ، يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ، ثُمَّ قَالَ: يُوْشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَلَا مُدٌّ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَكُوْنُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ: أَ تَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَا: لَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو نضرہ رضی اللہ عنہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا: قریب ہے وہ وقت جب اہلِ شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: لاتقوم الساعة حتى يمر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/٢٢٣٤، الرقم: ٢٩١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٧، الرقم: ١٤٤٤٦، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٧٥، الرقم: ٦٦٨٢۔

فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ (مہدی) ہو گا جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔ اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا: کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: نہیں، (یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ علیہ کے علاوہ ہوں گے)۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧/٦٨٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ عَاصِمٌ: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذَالِکَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرما دے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ماجاء في المهدي، ٤/٥٠٥، الرقم: ٢٢٣١، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٧٦، الرقم: ٣٥٧١۔

٦٩٠/٨. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

''حضرت علی ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو دراز فرما دے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا فرمائے گا۔ جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (ان سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔''

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٦٩١/٩. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقْتَتِلُ كَنْزَكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيْفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيْرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُوْنَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلْهُ قَوْمٌ، ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ثوبان ﷺ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ پرچموں (کا قافلہ) آتے ہوئے دیکھو تو اس میں

٨: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: المهدي، ٤/١٠٧، الرقم: ٤٢٨٣، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٧/٥١٣، الرقم: ٣٧٦٤٨

٩: أخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب: الفتن، باب: خروج المهدی، ٢/١٣٦٧ الرقم: ٤٠٨٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/٢٧٧، الرقم: ٢٢٤٤١ والحاکم في المستدرك ٤/٥١٠، الرقم: ٨٤٣٢۔

ضرور شامل ہو جانا اگرچہ برف پرگھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٩٢/١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: يُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ أَنْ يَلْقَى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا مَهْدِيًا حَکَمًا عَدْلًا، فَيَکْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ جو تم میں سے زندہ ہو وہ عیسیٰ ابن مریم سے اس کے امام مہدی حکم و عدل ہونیکی حالت میں ملاقات کرے گا وہ عیسیٰ ابن مریم صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ موقوف کر دے گا اور لڑائی اپنے اوزار رکھ دے گی۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٩٣/١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يَنْزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيْدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ أَشَدُّ مِنْهُ حَتَّى تَضِيْقَ عَنْهُمُ الْأَرْضُ الرَّحْبَةُ وَ حَتَّى تُمْلَأَ الْأَرْضُ جَوْرًا وَ ظُلْمًا: لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَاءً يَلْتَجِئُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللهُ عزوجل رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاکِنُ السَّمَاءِ وَ سَاکِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَّخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٤١١۔

١١: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٤/٥١٢، الرقم: ٨٤٣٨۔

شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ وَ لَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهُ اللهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا يَعِيْشُ فِيْهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ تَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ مِمَّا صَنَعَ اللهُ عزوجل بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں میری امت پر ان کی قدرت سے زیادہ بلائیں نازل ہوں گی۔ اس سے شدید بلاء پہلے نہ سنی گئی ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی اور زمین ظلم وستم سے بھر جائیگی۔ مومن کوئی ایسا ٹھکانہ نہ پائے گا۔ جہاں وہ ظلم کی فریاد لیکر جائے پس اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ پہلے ظلم وستم سے بھری تھی۔ زمین و آسمان میں رہنے والے اس سے راضی (خوش) ہونگے زمین اپنے اندر پڑنے والا ہر دانہ اُگائے گی اور اللہ تعالیٰ آسمان میں موجود ہر قطرے کو موسلا دھار (بارش) کی صورت میں برسائے گا۔ وہ ان میں سات، آٹھ یا نو سال رہے گا اور زندہ لوگ اللہ کے اس کرم کے سبب جو اہل زمین پر کیا مردوں کی تمنا کریں گے (کاش وہ زندہ ہوتے)۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاِسناد ہے۔

٦٩٤/١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِي خَلِيْلِي أَبُوالْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَضْرِبُهُمْ

١٢: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٢/ ١٩، الرقم: ٦٦٦٥ ٣٣٣٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/ ٣١٥.

حَتَّى يَرْجِعُوْا إِلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: وَ كَمْ يَمْلِكُ؟ قَالَ: خَمْسًا وَ اثْنَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر نہ ہونگے جو لوگوں کا مقابلہ کریں گے حتی کہ وہ حق کی طرف رجوع کرلیں گے'' میں نے عرض کی۔ وہ کتنا عرصہ بادشاہ رہیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ اور دو (یعنی سات سال)''۔اس حدیث کو امام ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٦٩٥/١٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَقُوْلُ: بِسُنَّتِي، يُنْزِلُ اللهُ لَهُ الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَ تُخْرِجُ لَهُ الْأَرْضُ مِنْ بَرَكَتِهَا، تُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنْهُ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَ ظُلْمًا، يَعْمَلُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَبْعَ سِنِيْنَ، وَ يَنْزِلُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہونگے جو میری سنت کی بات کریں گے، اللہ رب العزت ان کے لئے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین ان کیلئے اپنی برکات نکال دے گی (یعنی اپنے خزانے اگل دے گی)۔ زمین ان کے ذریعے عدل و انصاف سے بھر جائیگی جس طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔ وہ اس امت پر سات سال تک حکومت کریں گے اور بیت المقدس میں نزول فرمائیں گے۔''

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١٥/٢، الرقم: ١٠٧٥.

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٦٩٦/١٤. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَيَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الرُّوْمِ أَرْبَعُ هُدْنٍ. تَقُوْمُ الرَّابِعَةُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ هِرَقْلَ يَدُوْمُ سَبْعَ سِنِيْنَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ آلاَفٍ يُقَالُ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ خَيْلَانَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ إِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ قَالَ: مِنْ وَلَدِي ابْنِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً كَأَنَّ وَجْهَهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فِي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ أَسْوَدُ عَلَيْهِ عِبَاءَتَانِ قُطْوَانِيَتَانِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ بَنِي إِسْرَائِيْلَ يَمْلِكُ عِشْرِيْنَ سَنَةً يَسْتَخْرِجُ الْكُنُوْزَ وَ يَفْتَحُ مَدَائِنَ الشِّرْكِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو آل ہرقل سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص میری اولاد میں سے ہوگا جس کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار، اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، اور دو قطوانی عبائیں پہنے ہوگا، بالکل ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی اسرائیل کا شخص، وہ بیس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین کے شہروں کو فتح کرے گا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٠١، الرقم: ٧٤٩٥۔

۳. فَصْلٌ فِي أَدَاءِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام صَلَاتَهُ وَرَاءَهُ علیہ السلام

﴿حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا بیان﴾

۶۹۷/۱۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَ إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم ں (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶۹۸/۱۶. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ

۱۵: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الأنبياء، باب: نزول عيسى بن مريم، ۳/۱۲۷۲، الرقم: ۳۲۶۵، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱/۱۳۶، الرقم: ۱۵۵، وابن حبان فی الصحیح، ۱۵/۲۱۳، الرقم: ۶۸۰۲۔

۱۶: أخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكماً بشريعة نبينا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱/۱۳۷، الرقم: ۱۵۶، وابن حبان فی الصحیح، ۱۵/۲۳۱، الرقم: ۶۸۱۹، والبيهقی فی السنن الكبرىٰ، ۹/۱۸۰، وأبو عوانه فی المسند، ۱/۹۹، الرقم: ۳۱۷۔

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: آخر میں (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر، ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھایئے اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے)۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٦٩٩/١٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضي الله عنه مَرْفُوْعًا، قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ بِنْتُ أَبِي الْعَكَرِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ وَ جُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمُ ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكِصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى لِيَتَقَدَّمَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عِيْسَى يَدَهُ

١٧: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: فتنة الدجال، ٢/١٣٦١، الرقم: ٤٠٧٧.

بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَکَ أُقِيْمَتْ فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة وَإِسْنَادُهُ قَوِيٌّ وَ أَمَّا فِي الْحَدِيْثِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَالْمُرَادُ بِهِ الْمَهْدِيُّ كَمَا جَاءَ التَّصْرِيْحُ بِهِ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام و امیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو ان کے امام (مہدی) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد قوی ہیں اور حدیث میں جو ’’امامهم رجل صالح“ کے الفاظ آئے ہیں تو اس سے مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں جیسا کہ اس کا ذکر صراحتاً بھی آیا ہے۔

٧٠٠/١٨. عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: الْمَهْدِيُّ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَ هُوَ الَّذِي يَؤُمُّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليهما السلام. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’امام ابن سیرین سے روایت ہے کہ (امام) مہدی اسی امت میں سے ہوں گے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی امامت سرانجام دیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥١٣/٧، الرقم: ٣٧٦٤٩۔

٤١. فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینے کا بیان﴾

١٩/٧٠١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تُمْلَأُ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آخری زمانہ میں) زمین جور و ظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانۂ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور و ظلم سے بھر گئی ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٧٠، الرقم: ١١٦٨٣، و الحاكم في المستدرك، ٤/٦٠١، الرقم: ٨٦٧٤.

٢٠/٧٠٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَنْزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيْدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ أَشَدُّ مِنْهُ حَتَّى تَضِيقَ عَنْهُمُ الْأَرْضُ الرَّحْبَةُ، وَ حَتَّى يَمْلَأَ الْأَرْضَ جَوْرًا وَ ظُلْمًا: لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَأً يَلْتَجِيءُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللهُ عزوجل مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَ سَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدَّخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهُ اللهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، يَعِيْشُ فِيْهَا سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ، تَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ مِمَّا صَنَعَ اللهُ عزوجل بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پیش آنے والی ہے۔ ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پھر ویسا ہی بھر دیگا جیسا وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے رہنے والے سب ان سے راضی ہوں گے، آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی و ظلم کی حالت میں گذر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے اسی برکت کے حال پر وہ سات یا آٹھ یا نو سال تک زندہ رہیں گے۔‘‘

٢٠: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٤/ ٥١٢، الرقم: ٨٤٣٨۔

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢١/٧٠٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَ إِلَّا ثَمَانٌ وَ إِلَّا فَتِسْعٌ تُنْعَمُ أُمَّتِي فِيْهَا نِعْمَةً لَمْ يُنْعَمُوْا مِثْلَهَا: يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، وَلَا تَدَّخِرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنَ النَّبَاتِ، وَالْمَالُ كُدُوْسٍ يَقُوْمُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ: يَامَهْدِيُّ، أَعْطِنِي فَيَقُوْلُ خُذْهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی ہوگا (ان کی مدت خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اُن کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے (حسبِ ضرورت) موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسبِ خواہش خزانہ میں جاکر) خود لے لو۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٢٢/٧٠٤. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيُّ أَمْ مِنْ غَيْرِنَا؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ مِنَّا، يَخْتِمُ اللهُ بِهِ الدِّيْنَ كَمَا فَتَحَ بِنَا، وَ بِنَا يُنْقَذُوْنَ مِنَ الْفِتْنَةِ كَمَا أُنْقِذُوْا مِنَ الشِّرْكِ، وَبِنَا يُؤَلِّفُ اللهُ

٢١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣١١، الرقم: ٥٤٠٦۔

٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٥٦، الرقم: ١٥٧۔

بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ، كَمَا أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ، وَ بِنَا يُصْبِحُوْنَ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ إِخْوَانًا كَمَا أَصْبَحُوْا بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ إِخْوَاناً فِي دِيْنِهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں) عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا (امام) مہدی ہم آل محمد میں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور سے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اللہ رب العزت ان پر (سلطنت) دین اسی طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا ہے اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائیگا جس طرح انہیں شرک سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ انکے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد محبت و الفت پیدا فرمائیگا۔ جس طرح اللہ نے شرک کی عداوت کے بعد انکے دلوں میں (ہمارے ذریعے) الفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ (وفساد) کی عداوت کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں گے، جس طرح وہ شرک کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٧٠٥. عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ: لَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال

٢٣: أخرجه البزار فی المسند، ٨/٢٥٦، الرقم: ٣٣٢٠، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٧/٣١٦۔

ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔

٥. فَصْلٌ فِي أَنَّ الإِمَامَ الْمَهْدِيَّ عليه السلام يَكُوْنُ خَلِيْفَةَ اللهِ عَلَى الإِطْلَاقِ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے علی الاطلاق خلیفۃ اللہ ہونے کا بیان﴾

٧٠٦/٢٤. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ، وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ، بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَالِکَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَ عَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَ ذَالِکَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صلى الله عليه وآله وسلم وَيُلْقِي الإِسْلَامَ بِجِرَانِهِ إِلَي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفَّي وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِيْنَ.

٢٤: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: المهدي، ٤/١٠٧، الرقم: ٤٢٨٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٣١٦، الرقم: ٢٦٧٣١، و الحاكم فى المستدرك، ٤/٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٧/٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣۔

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننھیال قبیلۂ کلب میں سے ہوگی خلیفۂ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے لئے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، (امام) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۷۰۷. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّيْنُ قَائِماً حَتَّى يَكُوْنَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً،

۲۵: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المهدي، ٤/١٠٦، الرقم: ٤٢٧٩.

كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ. فَسَمِعْتُ كَلَاماً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَفْهَمْهُ، قُلْتُ لِأَبِي: مَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے۔ ان تمام پر امت مجتمع ہوگی پھر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے (کچھ) گفتگو سنی جسے میں سمجھ نہ سکا۔ تو میں نے اپنے باپ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ میرے باپ نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ''وہ تمام (بارہ خلفاء) قریش سے ہوں گے۔'' اس کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٧٠٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّيْنُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَي عَشَرَ خَلِيْفَةً قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ وَ ضَجُّوْا، ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ مَا قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین بارہ خلفاء کے آنے تک غالب رہے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس پر) لوگوں نے (بلند آواز) سے ''اللہ اکبر'' کہا اور شور برپا ہوگیا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے آہستہ آواز میں ایک کلمہ فرمایا: میں نے اپنے باپ سے عرض کیا: ابا جان! آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ (انہوں نے بتایا) آپ ﷺ نے فرمایا ہے وہ سب (بارہ خلفاء) قریش میں سے ہونگے۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٢٦: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: المهدی، ٤/١٠٦، الرقم: ٤٢٨٠، ٤٢٨١۔

٧٠٩/٢٧. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُبَايَعُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيْهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ وَ أَبْدَالُ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکنِ حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ٣١٣) افراد بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧١٠/٢٨. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ فِي أُمَّتِي خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ فِي النَّاسِ حَثْيًا لاَ يَعُدُّهُ عَدًّا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَعُوْدَنَّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر شمار کئے بغیر کثرت سے لوگوں میں عطیات تقسیم کریں گے) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا)''۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٧: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/ ٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٧/ ٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣۔

٢٨: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/ ٥٠١، الرقم: ٨٤٠٠۔

٧١١/٢٩. عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَائْتُوْهَا فَإِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللهِ الْمَهْدِيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خراسان کی طرف آتے ہوئے کالے جھنڈے جب دیکھو تو ان کے پاس آنا کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧١٢/٣٠. عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سَتَطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَايَاتٌ سُوْدٌ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ، فَائْتُوْهَا وَ لَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم پر خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے طلوع ہوں گے پس تم ان جھنڈوں کی طرف آؤ خواہ تمہیں برف پر لڑھک کر ہی کیوں نہ آنا پڑھے۔ پس بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٧١٣/٣١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ وَعَلَى رَأْسِهِ عَمَامَةٌ، فَيَأْتِي مُنَادٍ يُنَادِي: هٰذَا الْمَهْدِيُّ

٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٧، الرقم:٢٢٤٤١، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٤٧، الرقم: ٨٥٣١۔

٣٠: أخرجه الديلمي فى مسند الفردوس، ٢/٣٢٣، الرقم: ٣٤٧٠۔

٣١: أخرجه الديلمي فى مسند الفردوس، ٥/٥١٠، الرقم: ٨٩٢٠۔

خَلِيْفَةُ اللهِ فَاتَّبِعُوْهُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور ان کے سر پر عمامہ ہو گا پس ایک منادی یہ آواز بلند کرتے ہوئے آئے گا کہ یہ مہدی ہیں جو اللہ کے خلیفہ ہیں۔ سو تم ان کی اتباع و پیروی کرو۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٦. فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَةَ تُنْعَمُ فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنْعَمُهَا قَطُّ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی خلافت میں اُمّتِ محمدیہ کو وہ نعمتیں حاصل ہوں گی جو اسے کبھی حاصل نہ ہوئی ہوں گی﴾

٣٢/٧١٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: خَشِيْنَا أَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيَّ: يَخْرُجُ يَعِيْشُ خَمْساً أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدٌ الشَّاكُّ، قَالَ: قُلْنَا: وَ مَا ذَاکَ؟ قَالَ: سِنِيْنَ قَالَ فَيَجِيْءُ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَيَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ، أَعْطِنِي أَعْطِنِي قَالَ: فَيَحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَي: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وقوع حوادث کے خیال سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے بعد کیا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں امام مہدی ہوں گے جو پانچ سات یا نو تک حکومت کریں گے (زید راوی حدیث کو ٹھیک مدت میں شک ہے) میں نے پوچھا کہ اس عدد سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اس عدد سے مراد) سال ہیں۔ ان کا زمانہ ایسی

٣٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ٥٣، ٤/٥٠٦، الرقم: ٢٢٣٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٢١، الرقم: ١١١٧٩۔

خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص ان سے آ کر سوال کرے گا اور کہے گا کہ اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے، مجھے کچھ دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ امام مہدی ہاتھ بھر بھر کر اس کو اتنا مال دے دیں گے جتنا وہ اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور امام احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٣/٧١٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَ إِلَّا فَتِسْعٌ تُنْعَمُ أُمَّتِي فِيْهِ نِعْمَةً لَمْ يُنْعَمُوْا مِثْلَهَا قَطُّ تُؤْتِي الْأَرْضُ أُكُلَهَا لَا تَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كَدُوْسٍ يَقُوْمُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ، أَعْطِنِي فَيَقُوْلُ: خُذْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں مہدی ہوگا جو کم سے کم سات سال ورنہ نو سال تک رہے گا۔ ان کے زمانے میں میری امت اتنی خوشحال ہوگی کہ اس سے قبل کبھی ایسی خوشحال نہ ہوئی ہوگی۔ زمین اپنی ہر قسم کی پیداوار ان کے لئے نکال کر رکھ دے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی اور مال اس زمانے میں کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا حتی کہ ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے۔ وہ فرمائیں گے (جتنا مرضی میں آئے) اٹھالے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٣: أخرجه ابن ماجة في السنن كتاب: الفتن، باب: خروج المهدى، ٢/١٣٦٦، الرقم: ٤٠٨٣، والحاكم فى المستدرك، ٤/٦٠١، الرقم: ٨٦٧٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥١٢، الرقم: ٣٧٦٣٨۔

٧١٦/٣٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. يَسْقِيهِ اللهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا، وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَ تَعْظُمُ الْأُمَّةُ يَعِيْشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَجًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے آخری دور میں مہدی پیدا ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ان پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے۔ ان کے زمانۂ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت او رامت کی عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیاہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

٧١٧/٣٥. عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ: رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ، فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَأَتَى النَّاسُ الْمَهْدِيَّ فَزَفُّوْهُ كَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا، وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلاً، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَ تُمْطِرُ السَّمَاءُ

٣٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/٦٠١، الرقم: ٨٦٧٣۔

٣٥: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف: ٧/٥١٤، الرقم: ٣٧٦٥٣۔

مَطَرَهَا، وَتُنَعَمُ أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنَعَمْهَا قَطُّ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ’’نفس زکیہ‘‘ کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ (امام) مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور (امام) مہدی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اُگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور میری امت پر ان کی ولایت و سلطنت میں اس قدر نعمتیں نازل ہوں گی کہ اتنی نعمتوں سے اسے پہلے کبھی نہیں نوازا گیا ہوگا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٧۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ عليه السلام

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

٧١٨/٣٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزَّبِيْدِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُوَطِّئُوْنَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِي سُلْطَانَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی جانب سے لوگوں کا ظہور ہوگا جو امام مہدی کی حکومت کے سامنے سرِ تسلیم خم کریں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧١٩/٣٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيْهِ اللهُ الْغَيْثَ وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ يَعِيْشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَاجًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَأَبُوْ نُعَيْمٍ كَمَا قَالَ السُّيُوْطِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٣٦: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ١٣٦٨/٢، الرقم: ٤٠٨٨، والبزار في المسند، ٢٤٣/٩، الرقم: ٣٧٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩٤/١، الرقم: ٢٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣١٨/٧، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ١٢٧/٢۔

٣٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٦٠١/٤، الرقم: ٨٦٧٣، والسيوطي في الحاوي للفتاوى، ١٣٢/٢۔

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے آخری دور میں مہدی ﷺ کا ظہور ہوگا جسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے خوب نوازے گا اور زمین بھی اپنے خزانے اگل دے گی اور وہ مال کی بالکل ٹھیک تقسیم کرے گا اور (اس کے دور میں) مویشیوں کی بہتات ہوگی اور میری امت کی خوب تعظیم ہوگی وہ (اپنی خلافت میں) سات یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی نے الحاوی للفتاوی میں بیان کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٧٢٠/٣٨. عَنْ جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: يَقُوْمُ الْمَهْدِيُّ سَنَةَ مِائَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ.

’’حضرت امام جعفر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی ﷺ سن دو سو (٢٠٠ھ) میں ظاہر ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام نعیم بن حماد نے روایت کیا ہے۔

٧٢١/٣٩. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَةِ ﷺ قَالَ: يَمْلِكُ بَنُو الْعَبَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَنَّ النَّاسَ مِنَ الْخَيْرِ، ثُمَّ يَتَشَعَّثُ أَمْرُهُمْ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَ تِسْعِيْنَ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا إِلَّا جُحْرَ عَقْرَبٍ فَادْخُلُوا فِيْهِ فَإِنَّهُ يَكُوْنُ فِي النَّاسِ شَرٌّ طَوِيْلٌ، ثُمَّ يَزُوْلُ مُلْكُهُمْ سَنَةَ سَبْعٍ وَتِسْعِيْنَ أَوْتِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ، وَيَقُوْمُ الْمَهْدِيُّ فِي سَنَةِ مِائَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالسُّيُوْطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٣٨: أخرجه نعيم بن حماد في الفتن، ١/٣٣٢، الرقم: ٩٥٣، والسيوطي في الحاوى للفتاوي، ٢/١٤٤۔

٣٩: أخرجه أبو نعيم في الفتن، ١/٢١٧، الرقم: ٥٩٩، والسيوطي في الحاوى للفتاوى، ٢/١٦٣، ١٦٤۔

''حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عباس لوگوں پر حکومت کریں گے یہاں تک کہ انہیں ہر طرح کی خبر ملے گی، پھر ان کی حکومت کا شیرازہ سن پچانوے ہجری میں بکھر جائے گا، پس اس وقت اگر تم کسی بچھو کا بل بھی پاؤ تو اس میں داخل ہو جانا کیونکہ اس وقت لوگوں میں ایک کبھی نہ ختم ہونے والا شر برپا ہوگا، پھر سن ستانوے یا ننانوے میں ان کی حکومت ختم ہو جائے گی اور پھر سن دوسو (۲۰۰ھ) میں امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔''

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور امام سیوطی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ امام سیوطی کے ہیں۔

٧٢٢/ ٤٠. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: يَمْلِكُ الْمَهْدِيُّ سَبْعَ سِنِيْنَ وَشَهْرَيْنِ وَأَيَّامٍ. رَوَاهُ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ وَ السَّيُوطِيُّ.

''محمد بن حمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: امام مہدی علیہ السلام سات سال دو ماہ اور کچھ دن حکومت کریں گے۔''

اس حدیث کو امام نعیم بن حماد اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٧٢٣/ ٤١. عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: يَظْهَرُ الْمَهْدِيُّ بِمَكَّةَ عِنْدَ الْعِشَاءِ، وَ مَعَهُ رَايَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ قَمِيْصُهُ وَسَيْفُهُ وَ عَلَامَاتٌ وَ نُوْرٌ وَبَيَانٌ، فَإِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَقُوْلُ: أُذَكِّرُكُمُ اللهَ أَيُّهَا النَّاسُ وَمُقَامُكُمْ بَيْنَ يَدَي رَبِّكُمْ فَقَدْ اتَّخَذَ الْحَجَرَ وَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ،

٤٠: أخرجه نعيم بن حماد في الفتن، ١/ ٣٧٨، الرقم: ١١٣٠، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ٢/ ١٥٥۔

٤١: أخرجه نعيم بن حماد في الفتن، ١/ ٣٤٥، الرقم: ٩٩٩، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ٢/ ١٤٤، ١٤٥۔

وَأَنْزَلَ الْكِتَابَ، وَآمُرُكُمْ أَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تُحَافِظُوْا عَلَى طَاعَتِهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهِ ﷺ، وَأَنْ تُحْيُوْا مَا أَحْيَا الْقُرْآنُ، وَتُمِيْتُوْا مَا أَمَاتَ، وَتَكُوْنُوْا عَلَى الْهُدَى، وَوُزَرَاءَ عَلَى التَّقْوَى، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ دَنَا فَنَاؤُهَا وَزَوَالُهَا، وَ آذَنَتْ بِانْصِرَامٍ، فَإِنِّي أَدْعُوْكُمْ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ، وَالْعَمَلِ بِكِتَابِهِ، وَإِمَاتَةِ الْبَاطِلِ، وَإِحْيَاءِ سُنَّتِهِ، فَيَظْهُرُ فِي ثَلَثِمِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا عَدَدَ أَهْلِ بَدْرٍ عَلَى غَيْرِ مِيْعَادٍ قَزَعًا كَقَزَعِ الْخَرِيْفِ، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ أُسْدٌ بِالنَّهَارِ، فَيَفْتَحُ اللهُ لِلْمَهْدِيِّ أَرْضَ الْحِجَازِ، وَيَسْتَخْرِجُ مَنْ كَانَ فِي السِّنِّ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، وَتَنْزِلُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ الْكُوْفَةَ، فَيَبْعَثُ اللهُ بِالْبَيْعَةِ إِلَى الْمَهْدِيِّ، وَيَبْعَثُ الْمَهْدِيُّ جُنُوْدَهُ فِي الْآفَاقِ، وَيُمِيْتُ الْجَوْرَ وَأَهْلَهُ، وَتَسْتَقِيْمُ لَهُ الْبُلْدَانُ، وَيَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ الْقُسْطُنْطِيْنِيَةَ. رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ وَالسَّيُوْطِيُّ.

’’حضرت ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کا عشا کے وقت مکہ میں ظہور ہوگا اور اُن کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کا (عطا کردہ) جھنڈا اور آپ ﷺ کا کرتہ مبارک اور تلوار ہوگی (اس کے علاوہ دیگر) علامات، نور اور واضح بیان ہوگا۔ پس آپ جب عشاء کی نماز ادا کر لیں گے بآوازِ بلند ندا دیں گے: اے لوگو! میں تمہیں اللہ اور اس کے حضور تمہارے کھڑے ہونے کی یاد دلاتا ہوں۔ جس نے اپنی شان کے لائق اپنے مقام کو لازم پکڑا اور (لوگوں کی اصلاح کے لئے) انبیاء مبعوث کئے اور کتابیں نازل کیں اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو لازم پکڑو اور اس طریقہ کو زندہ کرو جسے قرآن نے زندہ کیا اور

اس طریقے کو ختم کرو جسے قرآن نے ختم کیا ہے اور ہدایت کے راستہ میں ایک دوسرے کے مدد گار ہو جاؤ اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے معاون بن جاؤ۔ پس بے شک دنیا تباہی اور بربادی کے دہانے پر ہے اور میں تمہیں ہر طرف سے کٹ کر ایک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی کتاب پر عمل کرنے، باطل کو ختم کرنے، سنت کا کو زندہ کرنے کی طرف بلاتا ہوں۔ پس آپ علیہ السلام کا ظہور اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ لوگوں میں ہوگا جو بغیر کسی معینہ وقت کے آئیں گے اور خریف کے پتوں کی طرح دنیا میں بکھرے ہوئے ہوں گے جو رات کے وقت راہبوں کی طرح ہوں گے لیکن دن کے وقت شیروں کی طرح ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ امام مہدی علیہ السلام کے لئے ارض حجاز کو فتح کرے گا اور وہ بنو ہاشم کے نوجوانوں کو اپنے ساتھ جہاد کے لئے نکالیں گے۔ اور وہ سیاہ جھنڈوں کے ساتھ سرزمین کوفہ میں اتریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ امام مہدی کو اذنِ بیعت عطا فرمائے گا اور وہ اپنے لشکروں کو پوری دنیا میں پھیلا دیں گے اور ظلم اور ظالموں کو ختم کریں گے۔ پس تمام ممالک ان کے زیر سایہ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ قسطنطنیہ کو فتح کرے گا۔'' اس حدیث کو امام ابن حماد اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

٤٢/٧٢٤. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: الْمَهْدِيُّ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِي، لَوْنُهُ لَوْنٌ عَرَبِيٌّ، وَ جِسْمُهُ جِسْمٌ إِسْرَائِيْلِيٌّ، عَلَى خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا، يَرْضَى فِي خَلَافَتِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ يَمْلِكُ عِشْرِيْنَ سَنَةً. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

٤٢: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ٢٢١، الرقم: ٦٦٦٧۔

نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی اور ان کی جسمانی ساخت اسرائیلی ہوگی۔ انکے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نورافشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی ان کی خلافت پر اہلِ زمین اور اہلِ آسمان سب راضی ہوں گے اور فضا میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

مصادر التخريج

۱۔ **القرآن الحکیم**۔

۲۔ **آمدی**، سیف الدین ابی الحسن علی بن ابی علی بن محمد (۵۵۱۔۶۳۱ھ/ ۱۱۵۶۔ ۱۲۳۳ء)۔ **الاحکام في أصول الأحکام**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۳۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٤۔ **ابن ابي عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء) **الزھد**۔ قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۵۔ **ابن ابي عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء) **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

٦۔ **ابن لأ ثیر**، ابوالحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/ ۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **أسد الغابة في معرفة الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۷۔ **ابن الأ ثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/ ۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **الکامل في التاریخ**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۹۷۹ء۔

۸۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبدالحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔ ۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔ ۱۳۲۸ء)۔ **الصارم المسلول**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔

۹۔ **ابن جارود**، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۸۸ء

١٠۔ **ابن جعد،** ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

١١۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **التحقيق في أحاديث الخلاف،** بیروت لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

١٢۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **تذکرہ الخواص۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ اھل البیت، ۱۴۰۱ھ۔ ۱۹۸۱م۔

١٣۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفوة الصفوة۔** بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء

١٤۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **المنتظم في تاريخ الملوك والأمم۔** بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۵۸ھ۔

١٥۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

١٦۔ **ابن حیان،** عبداللہ بن محمد بن جعفر بن محمد بن حیان أبو محمد الأنصاری (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ۔۱۹۹۲ء۔

١٧۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۱۸۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۹۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۰۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسة الأعلمی للمطبوعات ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۲۱۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۲۲۔ **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **الإحكام في أصول الأحكام**۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ۱۴۰۴ھ۔

۲۳۔ **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی، (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **المحلیٰ**۔ بیروت، لبنان: دارالآفاق الجدیدۃ۔

۲۴۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۲۵۔ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

٢٦۔ ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

٢٧۔ ابن زید، اُبو اسماعیل حماد بن إسحاق بن اسماعیل (۲۶۷ھ)۔ ترکة النّبي ﷺ و السبل القي وجهها فیها۔ ۱۴۰۴ھ۔

٢٨۔ ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٢٩۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الإستیعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

٣٠۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمهید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

٣١۔ ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

٣٢۔ ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تهذیب تاریخ مدینة دمشق**۔ بیروت، لبنان، دار المیسرہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

٣٣۔ ابن قانع، عبد الباقی (۲۶۵۔۳۵۱ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبة الغرباء الاثریة، ۱۴۱۸ھ۔

٣٤۔ ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (م۶۲۰ھ)۔ **المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشیباني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۳۵۔ **ابن قیسرانی**، ابوالفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۴۴۸۔۵۰۷ھ/ ۱۰۵۶۔ ۱۱۱۳ء)۔ **تذکرۃ الحفاظ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ

۳۶۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایة و النھایة**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۳۷۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تحفة الطالب بمعرفة أحادیث مختصر ابن الحاجب**۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۳۸۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۳۹۔ **ابن ماجہ**، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۴۰۔ **ابن مبارک**، ابوعبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ **کتاب الزھد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۴۱۔ **ابن الملقن**، عمر بن علی بن الملقن الأنصاری (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **خلاصة البدر المنیر في تخریج کتاب الشرح الکبیر للرافعي**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۰ھ۔

۴۲۔ **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحیٰی (۳۱۰۔۳۹۵ھ/ ۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۴۳۔ **ابن حجر ہیتمی**۔ ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (۹۰۹۔ ۹۷۳ھ/ ۱۵۰۳۔۱۵۶۶ء)۔ **الصواعق المحرقہ**۔ قاھرہ، مصر: مکتبۃ القاھرہ، ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء۔

٤٤۔ **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السیرۃ النبویۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

٤٥۔ **ابوداؤد**، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

٤٦۔ **ابوسعود**، محمد بن محمد عمادی (۸۹۸۔۹۸۲ھ/ ۱۴۹۳۔ ۱۵۷۵ء)۔ **اِرشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم (تفسیر ابی سعود)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی

٤٧۔ **ابوعلا مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٨۔ **ابوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٤٩۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٥٠۔ **اَبونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج علی صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

٥١۔ **ابویعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء

٥٢۔ **ابویعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: اِدارۃ العلوم الأثریۃ، ۱۴۰۷ھ۔

٥٣۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

٥٤۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٥٥۔ **ازدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٥٦۔ **إسماعیلی**، ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی۔ **معجم الشیوخ أبي بکر الإسماعیلي**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، مکتبۃ العلم والحکم، ١٤١٠ھ۔

٥٧۔ **اندلسی**، عمر بن علی بن أحمد الوادیاشی (٧٢٣۔٨٠٤ھ)۔ **تحفة المحتاج إلی أدلة المنهاج**۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار حراء، ١٤٠٦ھ۔

٥٨۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٩ء۔

٥٩۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦٠۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٦١۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/ ٨٢٥۔٩٠٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٦٢۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦۔٥١٦ھ/ ١٠٤٤۔١١٢٢ء)۔ **شرح**

السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٦٣۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **الإعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

٦٤۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

٦٥۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٦٦۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

٦٧۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء

٦٨۔ **ترمذی**، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٦٩۔ **حارث**، ابن ابی اسامۃ (۱۸۶۔۲۸۲ھ)۔ **بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ و السیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

٧٠۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۷۱۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

۷۲۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/۱۹۷۹ء۔

۷۳۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان و التعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۷٤۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول في أحادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۷۵۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ **السیرۃ الحلبیۃ**، بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۷٦۔ **حلبی**، ابراہیم بن محمد بن سبط ابن العجمی الطرابلسی (۷۵۳۔۸۴۱ھ)۔ الکشف الحثیث رمي یوضع الحدیث۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ النھضۃ العربیۃ، ۱۴۰۷ھ۔۱۹۸۷۔

۷۷۔ **حمیدی**، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (م ۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۷۸۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۷۹۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **الکفایۃ في علم الروایۃ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبہ العلمیہ۔

٨٠۔ **خطیب بغدادی،** ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ موضح أوهام الجمع والتفريق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ۱۴۰۷ء۔

٨١۔ **خلال،** احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، أبوبکر (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ **السنة۔** ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

٨٢۔ **دارمی،** ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

٨٣۔ **دارقطنی،** ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء

٨٤۔ **دیلمی،** ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

٨٥۔ **ذہبی،** شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الإعتدال في نقد الرجال۔** بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

٨٦۔ **ذہبی،** شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء۔** بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

٨٧۔ **ذہبی،** شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **تذکرة الحفاظ۔**

٨٨۔ **رویانی،** ابو بکر، محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند۔** قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

٨٩۔ **زمخشری،** ابو القاسم محمد بن عمر (۵۳۸ھ)۔ مختصر کتاب الموافقة بين أهل البيت والصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب الحکمیۃ۔

٩٠۔ **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ٧٦٢ھ)۔ **نصب الراية لأحاديث الهداية**۔ مصر، دارالحدیث، ١٣٥٧ھ۔

٩١۔ **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (٥٤٣۔٦٠٦ھ/ ١١٤٩۔١٢١٠ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

٩٢۔ **سخاوی**، شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن (٨٣١ھ۔٩٠٤ھ)۔ **استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقربا الرسول وذوي الشرف**۔ مکتبۃ الملک، ریاض، سعودی عرب: فھد الوطنیۃ، ١٤٢١ھ

٩٣۔ **سعید بن منصور**، ابوعثمان الخراسانی، (م ٢٢٧ھ)، **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ١٤١٤ھ۔

٩٤۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الإتقان في علوم القرآن**۔ مطبہ امیر، منشورات الرضی بیدار۔

٩٥۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **تاريخ الخلفاء**۔ بغداد، عراق: مکتبۃ الشرق الجدید۔

٩٦۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الجامع الصغير في أحاديث البشير النذير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٩٧۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الحاوی للفتاوی**۔ مصر: مطبعۃ السعادہ، ١٣٧٨ھ/ ١٩٥٩ء۔

٩٨۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفۃ۔

٩٩۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔

۱۵۰۵ء)۔ **لباب النقول في أسباب النزول**۔ قاهره، مصر: مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی، ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء۔

١٠٠۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **شرح سنن ابن ماجه**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

١٠١۔ **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

١٠٢۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔ ۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

١٠٣۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔ ۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **السنن المأثورة**۔ بیروت لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۶ھ۔

١٠٤۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **در السحابة في مناقب القرابة والصحابة**۔ لاهور، پاکستان: مکتبہ، سید احمد شهید، ۱۴۰۴ھ۔ ۱۹۸۴م۔

١٠٥۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

١٠٦۔ **شیبانی**، محمد بن حسن (۱۳۲۔۱۸۹ھ)۔ **الموطأ**۔ کراچی، پاکستان: میر محمد کتب خانہ۔

١٠٧۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

١٠٨۔ **صیداوی**، محمد بن أحمد بن جمیع، أبو الحسین (۳۰۵۔ ۴۰۲)۔ **معجم الشيوخ**۔

بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۵ھ۔

۱۰۹۔ **طاہر القادری**، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۰۵ء۔

۱۱۰۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۱۱۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مكتبة المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۱۲۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۱۳۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الكبير**۔ موصل، عراق: مطبعة الزہراء الحديثة۔

۱۱۴۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الكبير**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۱۱۵۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاريخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۱۶۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البيان في تفسير القرآن**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۱۷۔ **طبری**، ابوعباس احمد بن محمد، (۶۹۴ھ)۔ **ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى**۔ دارالکتب العصریہ۔

۱۱۸۔ **طبری**، ابوعباس احمد بن محمد، (۶۹۴ھ)۔ **الرياض النضرة**۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۱۱۹۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔ ۳۲۱ھ/۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۱۲۰۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔ ۳۲۱ھ/۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

۱۲۱۔ **طیالسی**، ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۱۲۲۔ **عبد اللہ بن احمد بن حنبل** (۲۱۳۔۲۹۰ھ)۔ **السنة**۔ دمام: دار ابن قیم، ۱۴۰۶ھ

۱۲۳۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۱۲۴۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۲۵۔ **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔ ۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ **کشف الخفا ومزيل الألباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۲۶۔ **عظیم آبادی**، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۱۲۷۔ **قرطبی**، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۲۸۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان:

دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۱۲۹۔ **قضاعی،** ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (م۴۵۴ھ)۔ **مسند الشھاب۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۳۰۔ **کنانی،** احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة۔** بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۱۳۱۔ **لالکائی،** ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الکتاب والسنة وإجماع الصحابة۔** ریاض، سعودی عرب، دار طیبۃ، ۱۴۰۲ھ۔

۱۳۲۔ **مالک،** ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطا۔** **بیروت،** لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۳۳۔ **مروزی،** ابوعبد اللہ محمد بن نصر بن الحجاج (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **تعظیم قدر الصلوۃ۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

۱۳۴۔ **مروزی،** محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **السنة۔** **بیروت،** لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۳۵۔ معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ **الجامع۔** **بیروت،** لبنان: المکتب الإسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۳۶۔ **نعیم بن حماد،** (م۲۸۸ھ)۔ **الفتن۔** قاہرہ، مصر: **بیروت،** لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۳۷۔ **مزی،** ابوالحجاج یوسف بن زکی عبدالرحمن بن یوسف بن عبدالملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تھذیب الکمال۔** **بیروت،** لبنان:

مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۳۸۔ **مسلم**، ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔ ۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۳۹۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۴۰۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ **الأحاديث المختاره**۔ فضائل بیت المقدس۔ شام: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۴۱۔ **مقری**، ابو بکر محمد بن ابراہیم (۲۸۵۔ ۳۸۱ھ)۔ **الرخصة في تقبيل اليد**۔ ریاض: سعودی عرب، ۱۴۰۸ھ۔

۱۴۲۔ **مقرئی**، ابو عمرو عثمان بن سعید دانی (۳۷۱۔ ۴۴۴ھ)۔ **السنن الواردة فی الفتن**۔ ریاض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔

۱۴۳۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔ ۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔ ۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۱۴۴۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔ ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔ ۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترهیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۴۵۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔ ۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔ ۹۱۵ء)۔ خصائص امیر المومنین علی بن أبی طالب رضی الله عنه بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔ ۱۹۸۷م

۱۴۶۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔ ۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔ ۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

١٤٧۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

١٤٨۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

١٤٩۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **عمل الیوم واللیلة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

١٥٠۔ **نووی**، ابو زکریا، یحیٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء۔

١٥١۔ **نووی**، ابو زکریا، یحیٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تهذيب الأسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

١٥٢۔ **ہناد**، ہناد بن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزھد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

١٥٣۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

١٥٤۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔